السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ''اسلم ''اپنے سگے بھائی ''اکرم ''کی بیوی سے ناجائز تعلق استوار کرکے ''اکرم سے اس کی بیوی کو طلاق دلاکر خود اس سے کورٹ میرج کرلیتا ہے بعد میں اکرم دوسری شادی کرلیتا ہے کافی عرصہ بعد اسلم ''اکرم'' کے گھر پر آنا جانا شروع کرلیتا اور اکرم کی دوسری بیوی سے بھی ناجائز تعلقات قائم کرلیتا ہے۔ جس پر مضبوط شواہد موجود ہوں۔ اور اکرم اس معاملے میں دیوث کا کردار ادا کررہا ہو اسلم کی اولاد دینی کاموں میں مصروف ہو اور اسلم کے اس غلط کام کی وجہ سے انہیں جگہ جگہ رسوائی ہو۔ اولاد کے منع کرنے پر اسلم سے قطع تعلقات اور قطع کلامی ہورہی ہو۔ اولاد کو ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ ہو۔ ان حالات میں اسلم کی اولاد اپنے والد سے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیسے کرے؟ اور وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ پر کیسے عمل ہو؟ کیا اولاد علاقہ کی بااثر شخصیات سے مدد طلب کرسکتی ہے؟ اس سے والد کی مزید رسوائی کا بھی اندیشہ ہوسکتا ہے؟ اور ناراضگی میں اضافہ بھی۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح احادیث میں بُرائی سے روکنے کے تین درجات بیان ہوئے ہیں :

1۔ بُرائی کو ہاتھ سے روکے۔

2۔ اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روکے۔

3۔ اگر یہ کام بھی نہ کرسکے تو بُرائی کو دل سے بُرا سمجھے فوائد و ثمرات کے اعتبار سے یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان (١٧٧) ابوداؤد (١١٤-) الترمذي (٢١٧٣) ابن ماجہ (4013)

اس حدیث کو نصب العین بناکر والد صاحب کی اصلاح کے لئے کوشاں رہیں۔ امید ہے کہ اس صورت میں آپ عدالت الٰہی میں بری الذمہ قرار پائیں گے۔ شرعی حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس کام کے لئے باعزت طریقے سے خیر خواہ شخصیات کا تعاون حاصل کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین!

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص215

محدث فتویٰ